کورس: اسلامک اسٹڈیز-IV (6476) سمسٹر: خزاں، 2021ء

امتحانی مشق نمبر 1

(یونٹ: 1 تا 5)

مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر 1۔ اسلام کے طریقہ کردار سازی پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 2۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کافروں کے لیے رحمت ہیں۔ نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 3۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے معاملاتی اوصاف پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 4۔ صبر کی تعریف کرتے ہوئے قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس کے فضائل پر نوٹ لکھیں۔ (20)

سوال نمبر 5۔ اولاد کے حقوق پر نوٹ لکھیں۔ (20)

Downloaded From Tajassus.com

ANS 01

کردار شاید فارسی سے اردو میں لیا گیا ہے اور فارسی لغت میں --کردار -- کا معنی "عمل ،کام ،انداز ،طور طریقہ" اور اردو لغت فیروز اللغات میں (طرز، طریق ،قاعدہ ،چلن ،خصلت ، عادت) بتایا گیا ہے ، اور "کردار نگاری " کا معنی سیرت نگاری لکھا ہے ، جس کا مطلب ہے کہ کردار سیرت ،خصلت) کو کہا جاتا ہے ، ظفر اقبال کا شعر ہے

ع

جھوٹ بولا ہے تو قائم بھی رہو اس پر ظفر

آدمی کو صاحبِ کردار ہونا چاہئے

ہرچیز کے مثبت اور منفی پہلو ہوتے ہیں مثبت پہلو تعمیری ہوتا ہے جبکہ منفی تخریبی - یہ سچ ہے کہ ترقی کے اس دور میں وقت کی رفتار کے ساتھ دیر وسائل کے ساتھ سوشل نیٹ ورکنگ بھی ہماری تہذیب کا حصہ بن گیا ہے- یہ ایک ایسا بہترین وسیلہ بن گیا ہے جو افراد خانہ کو دوستوں رشتہ داروں کو چاہے وہ سات سمندر دور یا دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہوں ایک دوسرے سے جوڑتا ہے- مزید یہ کہ اس سے مزید نئے نئے لوگوں سے وابستہ ہونے کا اچھا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے- اب انٹرنیٹ آپ کو دنیا کی ساری تفصیلات دیتا ہے یہ تجارت کے فروغ کا ذریعہ ہے- اس کی مدد سے کمپنیاں اپنے خریداروں سے ڈائریکٹ رائے طلب کرتی ہیں اور کمپنیاں اشتہارات کے ذریعہ اپنی مصنوعات ان تک پہنچانے میں کامیاب رہتے ہیں- آج کی ایک بڑی حقیقت سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس نے تعلیم کے میدان میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور آج اس کی اہمیت ویسی ہی ہے جس طرح خون کا رگوں میں دوڑنا ضروری ہے کسی جسم کے زندہ رہنے کے لئے طالب علموں کے لئے مطلوبہ معلومات حاصل کرنا بہت آسان ہو چکا ہے اور بھی

کم وقت میں اپنے سکول کالج کے پروجیکٹ تیار کرنے ہوم ورک اور ریسرچ کا کام کرنے کے لئے اب در در نہیں بھٹکنا پڑتا بلکہ انگلیوں کے اشارے پر الہ دین کے چراغ کی طرح کمپیوٹر کی سکرین پر ان کے لئے سب حاضر ہو جاتا ہے۔ جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ آزادی رائے کا اظہار کرتے ہوئے وہ اپنے خیالات افکار دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں اور اس طرح ایک طالب علم کی مثبت ذاتی کردار کی تعمیر ہو پائی ہے۔ آج کے جدید ترین دور میں عوام کے ذاتی مفادات کو سامنے رکھیں اور میڈیکللائن کی بات کریں یا پھر سائنس اور ٹیکنالوجی کی ایجادات کاذکر کریں تو یہ عقدہ کھلے گا کہ سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کے بغیر ان کو فروغ دینا اور عوام سے براہ راست جوڑنا آسان نہیں تھا بلکہ اس میں کی جانے والی غفلت اور کوتاہی انیسویں صدی میں لے جا کر کھڑا کر دینے کا باعث بنتی ہے۔ جہاں عوام تک براہ راست مفید معلومات پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اطلاعات اور مواصلات کے میدان پر نظر ڈالیں تو اس کا بھی سب سے تیز اور کامیاب ذریعہ سوشل نیٹ ورکنگ ہے جس نے دنیا کو مٹھی میں لاکھڑا کیا ہے۔ عالمی سطح پر عوامی رابطے آسان ہو گئے ہیں اور اطلاعات کی عدم فراہمی کا مسئلہ جب کسی عزیز کی موت کی خبر بھی مہینوں بعد ملتی تھی کب کا ماضی کی قبر میں سو چکا ہے۔ بھلا اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ سوشل نیٹ ورکنگ نے زمین خلا اور سمندر کی ساری حدیں توڑ دی ہیں۔ آج گھر بیٹھے ہوئے چاند اور مریخ کی سیر کرنا آسان ہو گیا ہے۔ خلا کی معلومات ہر قسم کی آپ گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔ پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں کو پار کرنا فتح کرنا آسان ہو گیا ہے۔ سمندروں کی گہرائیوں میں بلا خوف اتر جانا ممکن ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک اور ان کے تہذیب و تمدن کو دیکھنے اور سمجھنے کے لئے صرف انگلیوں کے اشارے کی دیر ہوتی ہے۔ آج دوسرے ممالک میں بیٹھ کر ویڈیو لنک کے ذریعے بات ہو رہی ہے اور اب تو Hologram ٹیکنالوجی نے کمال کر دیا ہے۔ کسی بھی انسان کو دنیا میں کہیں بھی اس کی بجلی کی شکل3D بنائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کے سامنے وہ انسان کھڑا بات کر رہا ہو جو کہ حقیقت میں آپ سے ہزاروں میل دور ہے۔ در حقیقت آپ کے سامنے کھڑا وہ انسان روشنی کا بنا ہوا انسان ہے۔ اس وقت پاکستان میں بھی یہ ٹیکنالوجی آ چکی ہے اور الیکٹرانک میڈیا میں استعمال ہو رہی ہے۔ اسی طرح یو این او کے مباحثے ہوں یا سارک کانفرنس ہم کہیں بھی دیکھ سکتے ہیں بدلتے موسموں طوفانوں ' بارشوں کی پیشگی اطلاعات سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کی بدولت مل جاتی ہیں۔ آج ہر کام آن لائن ہو رہا ہے۔ خریداری ہو یا کسی کی مدد کرنی ہو اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے بہترین معاشرے کی تعمیر میں سوشل نیٹ ورکنگ سب سے زیادہ معاون ذریعہ ہے جہاں تک اس کی مخالفت کی بات ہے تو تاریخ گواہ ہے ابتدا میں انگریزی زبان سائنس جدید

Downloaded From Tajassus.com

تکنیک کی بھی مخالفت ہوئی لیکن جب ان کے مثبت نتائج سامنے آئے تو ان کو نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ زندگی کا حصہ بنا لیا گیا۔ معاشرے میں بگڑتی صورتحال کے لئے سوشل نیٹ ورکنگ کے منفی اثرات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ ہم جانتے ہیں کہ معاشرے کی تعمیر کے لئے انسانی رشتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسانیت کا بے کراں سمندر چاہئے ہوتا ہے۔ وقت اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اپنے کام اور ذمہ داریوں کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے لیکن اس سچائی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس نے ہم سے وقت اور انسانیت کو چھین لیا ہے۔ آج گھر کا چراغ ملک کا مستقبل اور معاشرے کا روح رواں یعنی نوجوان طبقہ سوشل نیٹ ورکنگ سے جڑ کر معاشرے سے الگ ہو گیا ہے۔ سروے رپورٹس کی روشنی میں 94 فیصد نوجوان فیس بک 26 فیصد ٹیوٹر اور یوٹیوب سے وابستہ ہے۔ وٹس ایپ توجیسے خاصہ ہی بن گیا ہے اب براہ ر است گفتگو کے سلسلے ٹوٹ چکے ہیں۔ طالب علم انٹرنیٹ پر تعلیمی مواد تلاش کرتا ہوا اپنے مقصد سے بھٹک جاتا ہے۔ لائبریریاں ویران ہو چکی ہیں۔ سچائی یہی ہے کہ اس فائدے کی چیز کا ہارے معاشرے میمنفی استعمال زیادہ ہے۔انسانیت کا جنازہ اٹھ رہا ہے۔ معاشرے کا تانا بانا بکھر رہا ہے۔ اصول و ضوابط کو پرے کر کے مذہبی منافرت بھی اس کے ذریعے پھیلائی جا رہی ہے۔ موجودہ دور میں سیاست پر بھی اس کا بہت گہرا اثر دیکھنے میں آرہا ہے۔

ANS 02

نبی پاک ﷺ کی بیمثال زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے، آپ کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر غیر مسلموں نے اسلام کو قبول کیااور رہتی دنیاتک لوگ آپ کے اخلاق حمیدہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔ آمنہ کے لال عبداللہ کے دریتیم محبوب کبریا احمد مصطفی ﷺاپنے ہاتھو ں کو لوگوں کی ہدایت کے لیے دن رات رب کے حضور بلند کرتے رہے اور دعائوں میں غیر مسلموں کو بھی شامل کرتے رہے جو کہ آپ کے حسن اخلاق کی بڑی دلیل ہے، نبی علیہ السلام کے اخلاق صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہ تھے بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا تھا جیسا کہ قرآن میں فرمایاکہ اے نبی ﷺ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بناکر بھیجا ہے-اوراس حسن کے پیکر نے اپنے عملی نمونہ سے خود کو رحمۃ للعالمین ثابت بھی کیا۔

قارئین کرام :آج کے مضمو ن میں ’’ نبی پاک ﷺکاغیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک ‘‘موضوع کو سامنے رکھتے ہوئے چند جھلکیاں حاضر خدمت کرتاہوں

اللہ تعالیٰ ہرمعاملہ میں نرمی پسندکرتاہے

Downloaded From Tajassus.com

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک یہودی گروہ آنحضورﷺ کی خدمت میں آیا اور انہوں نے شرارتا السلام علیکم کی بجائے السام علیکِم(یعنی تم پر ہلاکت ہو)کہامجھے سمجھ لگ گئی میں نے انہیں کہا کہ ہلاکت تم پر ہو اور انہیں ملامت کی لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ عائشہ! ٹھہرو اللہ تعالی ہر معاملہ میں نرمی پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسولﷺ! کیا آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے انہیں جواب میں کہہ دیا تھا کہ وعلیکم یعنی تم پر بھی۔(صحیح البخاری کتاب الادب باب الرفق فی الامر کلہ)

عیادت مریض

آپﷺ کو سب کے درد کا احساس تھا اس لیے اگر کوئی غیر مسلم بھی بیمار ہوتا تو آپ اس کی تیمارداری کے لیے تشریف لے جاتے۔حضرت انس بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ایک خادم یہودی تھا جو بیمار ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔(صحیح البخاری کتاب المرض باب عیاد ۃالمشرک)

کافر کی حد درجہ مہمان نوازی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک کافر کی مہمان نوازی کی۔نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری منگوائی اور اس کا دودھ دوہا گیا۔ وہ اس کا دودھ پی گیا۔ پھر ایک دوسری منگوائی گئی اور اس کا دودھ دوہا گیا تو اس نے اس کا دودھ بھی پی لیا۔ پھر ایک تیسری بکری منگوائی گئی تو وہ اس کا دودھ بھی پی گیا۔ حتیٰ کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ اگلے دن صبح کے وقت اس نے اسلام قبول کرلیا۔ پھر رسول کریم ﷺ نے بکری منگوائی اور اس کا دودھ دوہا گیا۔ پس اس نے دودھ پی لیا پھر نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے ایک اور بکری منگوائی مگر وہ اس کا دودھ مکمل طور پر نہ پی سکا۔

سبحان اللہ !ایسے اخلاق ذات محمدی کے علاوہ اور کہاں نظر آسکتے ہیں کہ ایک کافر ہے آپ کے محبوب خدا کا انکار کرنے والا اسکی مہمان نوازی فرما رہے ہیں اور اس درجہ بڑھ گئے ہیں اس خلق میں کہ وہ دودھ پیتا جا رہا ہے اور آپؐ اس کے لیے دودھ منگواتے جارہے ہیں۔ (سنن الترمذی)

جنگ میں دشمنوں سے حسن سلوک

حضور ﷺ سے غیر مسلموں سے اعلی حسن سلوک کا ظہور صرف عام حالات میں ہی نہیں تھا بلکہ جنگ کی حالت میں جس میں آج بھی قومیں ہر طرح کی فریب دہی جائز سمجھتی ہیں اور کوئی موقع ہاتھ سے دشمن کو پسپا کرنے کا نہیں جانے دیتیں اس جنگی حالت میں بھی حضور ﷺ نے حسن سلوک کی ایسی ا علیٰ مثالیں قائم کیں کہ عقل جنہیں دیکھ کے دنگ رہ

Downloaded From Tajassus.com

جاتی ہے چنانچہ جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں نے پانی کے چشمہ پر حوض بنا کے وہاں پڑا ئوکر لیا تو باوجود حالت جنگ کے جب دشمن پانی لینے آیا تو آپؐ نے فرمایا انہیں پانی لے لینے دو-(السیر النبوی لابن ہشام)

اسی طرح عربوں میں مثلہ کی رسم عام تھی- یعنی جنگ میں دشمن کی لاشوں کے ناک کان وغیرہ کاٹ کر ان کامنہ بگاڑ دینا- لیکن آپ ﷺ نے بڑی تاکیدی ہدایت اپنے مجاہدین کو دی کہ(ولا تمثلوا) تم مثلہ نہ کرو-اور اس طرح غیر مسلموں کے مردوں کی بھی عزت قائم فرمائی-(سنن ابن ماجہ کتاب الجھاد باب وصی الامام)

شام کے عیسائیوں کامسلمانوں کے غلبہ کی دعا کرنا

جب شام فتح ہوا تو مسلمانوں نے شام کے لوگوں سے جو عیسائی تھے ٹیکس وصول کیالیکن اس کے تھوڑے عرصے بعد رومی سلطنت کی طرف سے پھر جنگ کا اندیشہ پیدا ہو گیا جس پر شام کے اسلامی امیر حضرت ابو عبیدہ ؓ نے تمام وصول شدہ ٹیکس عیسائی آبادی کو واپس کر دیا اور کہا کہ جنگ کی وجہ سے جب ہم تمہارے حقوق ادا نہیں کر سکتے تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ یہ ٹیکس اپنے پا س رکھیں- عیسائیوں نے یہ دیکھ کر بے اختیار مسلمانوں کو دعا دی اور کہا خدا کرے تم رومیوں پر فتح پا ئواور پھر اس ملک کے حاکم بنو-سبحان اللہ (کتاب الخراج ابویوسف صفحہ 80تا82)

یہود خیبر سے محاصل کی وصولی کا بے نظیر طریق

جب حضورﷺ نے خیبر فتح کیاتویہود خیبر کی درخواست پر انہیں کاشتکاری کی اجازت دی- جب فصل کٹنے کا وقت آیا تو حضورﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو وصولی کے لیے بھیجا تو آپ نے اس وقت کی فصل جو کہ کھجوریں تھیں دو حصوں میں برابر تقسیم فرمائیں- اس پر انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں ہمارے حصہ سے زیادہ تقسیم فرمارہے ہیں کیوں کہ ان کے اپنے اصول کے مطابق ان کا حصہ آدھا نہیں بنتا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فرمایا تمہیں ضرور آدھی ہی ملیں گی کیوں کہ تم سے معاہدہ اسی طرح ہوا تھا- اس پر وہ بے اختیار بول اٹھے کہ ھذا الحق وبِہ تقوم السما ء والارض کہ یہی حق ہے اور اسی سے آسمان و زمین قائم ہیں-(سنن ابی داد کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہؓ کی غیر مسلم والدہ کے لیے دعا اور ان کا ایمان لے آنا

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا تھا- ایک دن میں نے انہیں تبلیغ کی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ناپسندیدہ باتیں کیں- میں رسول کریمﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ !میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا تھا تو وہ انکار کرتی تھیں- آج میں نے دعوت دی تو انہوں نے آپ ﷺ کے

Downloaded From Tajassus.com

متعلق نازیبا باتیں کیں جنہیں میں ناپسند کرتا ہوں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ میری والدہ کو ہدایت دے۔ رسول کریم ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ!ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔
میں رسول کریم ﷺ کی دعا سے خوش خوش واپس ہوا۔ جب میں گھر کے دروازہ کے پاس آیا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا اے ابو ہریرہ! ادھر ہی ٹھہر جا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا اور کپڑے زیب تن کیے۔ دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر انہوں نے کہا اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

قبیلہ دوس کے اسلام سے انکار پر بھی ان کے لیے ہدایت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ طفیل بن عمرو الدوسی اور ان کے ساتھی نبی کریم ﷺکی خدمت میں حاضر ہوئے ا ور عرض کی۔ یا رسول اللہ!دوس قبیلے نے ا سلام کی دعوت کا انکا رکر دیا ہے۔اس لیے آپ ان کے خلاف بد دعا کریں۔ کسی نے کہا کہ اب تو دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا۔نبی کریم ﷺ نے اس طرح دعا کی کہ اے اللہ!تو دوس قبیلے کو ہدایت دے اور ان کو لے آ۔(صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الدعا للمشرکین)

قبیلہ ثقیف کے لیے ہدایت کی دعا

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ !ہمیں ثقیب کے تیروں نے چھلنی کر چھوڑا ہے۔ اس لیے آپ ان کے خلاف بد دعا کریں۔ آپ ﷺ نے اس طرح دعا فرمائی
اللھم اھدِ ثِقیفاًکہ اے اللہ تو ثقیف قبیلہ کو ہدایت دے۔(سنن ترمذی کتاب المناقب باب مناقب فی ثقیف و بنی حنیف)

غیر مسلموں کے حق میں بارش کی دعا

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب قریش نے اسلام کی مخالفت کی اور اس کو قبول کرنے میں تاخیر سے کام لیا تو اس وقت آنحضورﷺ نے ان کے خلاف بددعا کی۔ چنانچہ اس کے نتیجے میں ان کو قحط کا سامنا کرنا پڑا۔ اور وہ بھوک کی وجہ سے مرنے لگ گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے تک نوبت آگئی۔ اس پر ابوسفیان آنحضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور کہا اے محمد ﷺ!آپ صلہ رحمی کرنے کا حکم لے کرآئے ہیں۔ آپ کی قوم ہلاک ہورہی ہے۔ ان کے واسطے اپنے مولا سے دعا کریں۔ اس پر آنحضور ﷺ نے دعا کی اور مسلسل سات دنوں تک ابررحمت ان پر اس قدر برسا کہ لوگوں نے بارش کی زیادتی کی وجہ سے تکلیف سے آپ کو آگاہ کیا اس پر آپ نے یہ دعا کی اللھم حوالینا ولاعلینا۔کہ اے اللہ !ہمارے

Downloaded From Tajassus.com

اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا۔ اس پر بادل آپ کے سر پر سے چھٹ گئے اور اردگرد کے علاقوں کو سیراب کرنے لگے۔(صحیح البخاری کتاب الاستسقاء باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین)

پتھر برسانے والوں کے حق میں دعا

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا آپ پر احد کے دن سے بھی زیادہ کوئی سخت دن آیا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جو تمہاری قوم کی طرف سے پہنچا وہ تو پہنچا ہی لیکن ان کی جانب سے سب سے تکلیف دہ عرفہ کا دن تھا جب میں ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے پاس گیا۔ جس چیز کا میں نے ارادہ کیا ہوا تھا اس کا انہوں نے جواب نہ دیا۔ میں واپس اس حال میں لوٹا کہ میرے چہرے پر غم کے آثار تھے۔ میں مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ قرن الثعالب مقام پر آپہنچا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس جگہ آکرمیں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے۔ اور اس میں جبرائیل ؑ ہے۔ جبرائیل ؑ نے مجھے پکارا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں قوم کی باتیں سن لیں اور ان کا ردعمل دیکھ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑوں کا فرشتہ بھیجاہے کہ آپ ان (طائف والوں)کے بارہ میں جو چاہیں اس کو حکم دیں۔ چنانچہ پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے پکارا، مجھ پر سلامتی بھیجی اور عرض کی کہ آپ حکم فرمائیں۔ وہی ہوگا جو آپ چاہیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑ گرادوں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا کردے گا جو کہ خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔(صحیح البخاری کتاب بد ا ء لخلق)

زہر دینے والی عورت کو معاف فرمادیا

حضرت انس بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم ﷺ کو بکری کا گوشت دیا جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا جب اس عورت کو حضورﷺ کے پاس لایا گیا تو صحابہ نے عرض کیا کیا ہم اسے قتل نہ کردیں ؟ فرمایا کہ نہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ کے تالو میں اس زہر کا اثر ہمیشہ باقی رہا۔(صحیح البخاری)

غیر مسلموں کے جنازہ کا احترام

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ سھل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ کے مقام پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہوگئے جب ان کو بتایا گیا کہ یہ ذمیوں میں سے ہے تو ان دونوں نے کہا کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک

Downloaded From Tajassus.com

جنازہ گزرا تو آپ (احتراما)کھڑے ہوگئے۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا وہ انسان نہیں تھا؟(صحیح البخاری کتاب الجنائز)

فتح مکہ کے موقع پر عظیم الشان عفو کا نمونہ

فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:اے قریش کے گروہ! تم مجھ سے کس قسم کے سلوک کی امید رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا خیر کی۔ آپ ہمارے معزز بھائی ہیں اور ایک معزز بھائی کے بیٹے ہیں۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم کہ آج تم پر کوئی گرفت نہیں۔ (السیر النبوی لابن ہشام)

غیرمسلموں کو مسجد میں اپنے طریق پر عبادت کی اجازت دینا

جب نجران کے عیسائی مدینہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو اس وقت آپ مسجد نبوی میں نماز عصر سے فارغ ہوئے تھے۔ یہ لوگ نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ جب ان کی نماز کا وقت ہوا تو وہ مسجدمیں ہی نماز ادا کرنے لگے۔ اس پر آپ ﷺنے صحابہ سے فرمایا کہ انہیں نماز پڑھنے دو۔ انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ (السیرالنبوی لابن ہشام)

ANS 03

نبی آخر الزماں، محسنِ انسانیت حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور آپ ﷺ کی تعلیمات عالیہ صرف کسی ایک گروہ انسانی یا کسی مخصوص زمانے تک محدود نہیں۔ یہ قیامت تک کے بنی نوع انسان کے لیے وہ منشور حیات ہے جو ہر عہد اور ہر خطے کے انسان کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ آپ ﷺ نے ہر قسم کے نسلی، لسانی، علاقائی اور گروہی تعصبات کا خاتمہ کردیا۔ خطبہ حجۃ الوداع تہذیب انسانی کا وہ پہلا جامع آئین ہے جس نے احترام آدمیت اور انسانی حقوق کے بنیادی اصول متعین کیے۔

نبی کریم ﷺ انسانیت کی خدمت و امداد کے لیے اپنا سب کچھ لٹا دیتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دیکھا کہ دور تک آپ ﷺ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے تو اس نے آپ ﷺ سے جانوروں کی درخواست کی اور آپ ﷺ نے بکریاں اسے دے دیں۔ اس شخص نے اپنے قبیلے میں جاکر کہاکہ اسلام قبول کرلو محمد ﷺ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہوجانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

حضرت انسؓسے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اسلام کے واسطے سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺکے پاس آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں۔ (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے وہ

Downloaded From Tajassus.com

پھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہوجاؤ کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔)

ایثار و قربانی: نبی کریم ﷺ کی عادات میں ایثار و قربانی کا وصف ہر لمحہ اور ہر موقع پر نظر آتا تھا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک عورت نے آپ ﷺکو ایک چادر پیش کی اور آپ ﷺ کو چادر کی ضرورت بھی تھی۔

ترجمہ:حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! میں یہ چادر آپ ﷺکے پہننے کے لیے لائی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے وہ چادر ان سے قبول کرلی جیسے آپﷺ کو اس کی ضرورت رہی ہو پھر اسے پہن لیا۔ صحابہؓ میں سے ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ کے بدن پر وہ چادر دیکھی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بڑی عمدہ چادر ہے۔ آپ ﷺ مجھے فرما دیجیے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لے لیں۔

مہمان نوازی:نبی کریم ﷺ کے پاس جو مہمان آتا آپ ﷺ خود ہی اس مہمان کی خاطر تواضع فرماتے تھے اور جو بھی آپ ﷺ کی خدمت میں مہمان آتا وہ خواہ مسلم ہوتا یا غیر مسلم آپ ﷺ بلا تفریق اس کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔

مساوات:نبی کریم ﷺ کی نظر میں امیر و غریب اور آقا و غلام سب یکساں تھے جیسا کہ حضرت بلال حبشیؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت صہیب رومیؓ سب غلام رہ چکے تھے لیکن یہ سب کے سب آپ ﷺ کی بارگاہ میں رؤسائے قریش سے کم مرتبہ نہ تھے۔ ایک موقع پر حضرت سلمانؓ اور بلالؓ موجود تھے، اتفاق سے ابو سفیان آ نکلے ان کے بارے میں مذکورہ اصحاب نے کچھ کہا جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بیان کیاہے۔

ترجمہ:عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابو سفیان حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ کے پاس اسلام قبول کرنے سے پہلے آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے۔ انھوں نے کہا اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی اللہ کا دشمن نہ ماراگیا) ابو بکر صدیقؓ نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابو بکر صدیقؓ نے مصلحت سے ایسا کہاکہ کہیں ابو سفیان ناراض ہوکر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول ﷺکے پاس آئے آپ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکرؓ تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی حضرت سلمانؓ حضرت صہیبؓ اور حضرتؓ بلالؓ کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا۔ یہ سن کر ابو بکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا وہ بولے نہیں۔ اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی!

Downloaded From Tajassus.com

تواضع و انکساری:نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ تواضع و انکساری کی پیکر تھی آپ ﷺ نے بھی اپنے اصحابؓ کو تواضع کی تعلیم دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ترجمہ:جو اپنے بھائی کے لیے تواضع سے پیش آتا ہے خدا اس کے مرتبے کو اونچا کردیتا ہے۔

سیرت مصطفی میں ہے کہ حضرت ابو امامہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اعصائے مبارک پر ٹیک لگائے ہوئے کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے تو ہم سب صحابہ تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے۔ یہ دیکھ کر تواضع کے طور پر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس طرح نہ کھڑے رہا کرو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے رہا کرتے ہیں۔ میں تو ایک بندہ ہوں۔ بندوں کی طرح کھاتاہوں اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔عفو و درگزر:عفو و درگزر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عفو و درگزر سے کام لیتے رہے۔ آپ ﷺ کو اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کا ایک بڑا موقع مکہ کا دن تھا لیکن نبی کریم ﷺ نے ان سب کو معاف فرمادیا جس کی برکت سے سب لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔

ایک صحابی حضرت ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی جان لو جان لو، مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ تھے، فرما رہے تھے ابو مسعودؓ جتنا تم کو اس غلام پر قابو ہے اس سے زیادہ خدا کو تم پر ہے۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس نصیحت کا یہ اثر مجھ پر ہوا کہ میں نے پھر کسی غلام کو نہیں مارا (عفو و درگزر سے کام لیتا تھا۔)

ANS 04

۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر پر رو رہی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، عورت نے کہا کہ دور ہوجا، تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے اور نہ تو اس مصیبت کو جانتا ہے، اس نے آپ کو پہچانا نہیں۔ اس سے کہا گیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس آئی اور وہاں دربان نہ پائے اور عرض کیا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا، آپ نے فرمایا کہ صبر ابتداء صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔) صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 1206)

۲۔اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک لڑکا وفات پا گیا ہے اس لئے آپ تشریف لائیں۔ آپ نے اس کا جواب کہلا بھیجا کہ سلام کہتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ کی جو چیز تھی وہ لے لی اور اسی کی ہے وہ چیز جو اس نے دی اور ہر شخص کی ایک مدت مقرر ہے اس لئے صبر کر

Downloaded From Tajassus.com

اور اسے بھی ثواب سمجھ۔ آپ کی صاحبزادی نے پھر آپ کے پاس آدمی قسم دیتے ہوئے بھیجا کہ آپ ضرور تشریف لائیں تو آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور کچھ لوگ تھے وہ لڑکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اور اس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ ایک مشک تھی پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں، سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالی رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتے ہیں۔(صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 1207)

۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انصار کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ آپ نے ان کو دیدیا یہاں تک کہ جو کچھ تھا آپ کے پاس ختم ہوگیا۔ تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو کچھ بھی مال ہوگا، میں تم سے بچا نہیں رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے تو اللہ اسے بچا لیتا ہے جو شخص بے پروائی چاہے تو اسے اللہ تعالی بے پرواہ بنا دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ تعالی اسے صبر عطا کرے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر اور کشادہ تر نعمت نہیں ملی۔(صحیح بخاری:جلد اول:حدیث نمبر 1382)

۴۔ عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھلاؤں، میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے مرگی آتی ہے اور اس میں میرا ستر کھل جاتا ہے، اس لئے آپ میرے حق میں دعا کردیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے صبر کرنا چاہئے، تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہتی ہے تو تیرے لئے دعا کر دیتا ہوں کہ تو تندرست ہوجائے، اس نے عرض کیا کہ میں صبر کروں گی، پھر کہا اس میں میرا ستر کھل جاتا ہے، اس لئے آپ دعا کریں کہ ستر نہ کھلنے پائے، آپ نے اس کے حق دعا فرمائی۔(صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 611)

۵۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی دو آنکھوں کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔(صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 613)

۶۔ حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تکلیف دینے والی بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والانہیں ہے کہ لوگ اس

Downloaded From Tajassus.com

کے لئے بیٹا بتاتے ہیں اور وہ انہیں معاف کر دیتا ہے، اور انہیں رزق دیتا ہے۔(صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1032)

۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ جب میں کسی مومن بندے کی محبوب چیز اس دنیا سے اٹھا لیتا ہوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے، تو اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔(صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1346)

۸- ابو سعید بیان کرتے ہیں، کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگی۔ تو آپ نے ہر شخص کو کچھ نہ کچھ دیا۔ یہاں تک کہ جو کچھ آپ کے پاس تھا ختم ہوگیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے تمام چیزیں خرچ کردیں اب میرے پاس کچھ مال نہیں رہا۔ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا۔ تم میں سے جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر دے دیتا ہے اور جو شخص استغناء ظاہر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز تمہیں نہیں دی گئی۔(صحیح بخاری:جلد سوم:حدیث نمبر 1391)

۹-حضرت ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طہارت نصف ایمان کے برابر ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میزان کو بھر دے گا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ سے زمین و آسمان کی درمیانی فضا بھر جائے گی اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لئے حجت ہوگا یا تیرے خلاف ہوگا ہر شخص صبح کو اٹھتا ہے اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہے یا اس کو آزاد کرنے والا ہے۔(صحیح مسلم:جلد اول:حدیث نمبر 534)

۱۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں گے اور وہ ثواب کی امید پر صبر کرے گی تو جنت میں داخل ہوگی ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر دو مرجائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا دو (یعنی دو میں بھی اسی طرح)۔(صحیح مسلم:جلد سوم:حدیث نمبر 2201)

۱۱-عبدالرحمن ابن ابی لیلی حضرت صہیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مومن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اسے نے شکر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے

Downloaded From Tajassus.com

صبر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے-(صحیح مسلم:جلد سوم:حدیث نمبر 3003)
۱۲-حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کے لیے جہنم سے پردہ ہوں گی یہ حدیث حسن ہے-(جامع ترمذی:جلد اول:حدیث نمبر 1977)

۱۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی ایذاء پر صبر کرے اسے زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی ایذاء پر صبر نہ کرے- (سنن ابن ماجہ:جلد سوم:حدیث نمبر 913)

ANS 05

’’اولاد‘‘ اللہ کی وہ بیش بہا نعمت ہے کہ جس کے بغیر زندگی کا تصوّر ادھورا، خوشیاں نامکمل ہیں- اولاد، والدین کی آنکھ کا نور، دل کی دھڑکن، کلیجے کی ٹھنڈک، روح کا سرور، زندگی کا محور،تمنّائوں، امیدوں کا مرکز، بہاروں کا پیغام، رزق میں برکت کا ذریعہ اورصدقۂ جاریہ ہے- ماں کی گود، اولاد کی پہلی تربیت گاہ ہے،تو باپ کا وجودایک تناور گھنیرا، چھتنار سایا- والدین اپنے آنگن کے پھولوں کی بہترین تعلیم و تربیت کی جدوجہد میں گویااپنا سب کچھ ان پر نچھاور کردیتے ہیں- انہیں زندگی کے گرم و سرد سے بچاتے ہوئے اپنی تمام خوشیاںان کے قدموں میں ڈھیر کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور پھر اپنی جہدِ مسلسل سے جب وہ ایک نازک پودے کو توانا درخت کی صورت ڈھال لیتے ہیں، تب خود ان کا چہرہ اور ہاتھ جھرّیوں سے بھرچکے ہوتے ہیں، جسم لاغرہوجاتا ہے، کمر جھکنے لگتی ہے- جوانی زندگی کے طویل سفر کی بھول بھلیّوں میں کہیں بہت دوررہ جاتی ہے- ایسے میں والدین بڑی امیدوں، آرزوئوں اور حسرت بھری نظروں سے اپنی جوان اولاد کی طرف دیکھتے ہیں کہ اب یہی تو ان کے بڑھاپے کا سہارا ہیں- نیک اولاد آگے بڑھ کر والدین کے کم زور اور ناتواں ہاتھوں کو تھام کرجنّت کی حق دار ہوجاتی ہے، جب کہ بدنصیب اولاد، ان کے کانپتے، لرزتے وجود اور نم ناک نگاہوں کو نظرانداز کرکے اپنے لیے دوزخ کے دروازے کھول لیتی ہے- بلاشبہ، نیک اولاد، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے- خوش قسمت ہیں وہ والدین، جنہیں اللہ تعالیٰ نے نیک، فرماں بردار اولاد کی نعمت سے نوازا-

امام الانبیاء، سرکارِ دوعالم، سرورِکائنات، فخرِ موجودات، سیّد المرسلین، خاتم النبیین، رحمتہ للّعالمین، سرورِ کونین، رسولِ ثقلین، ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، حضرت محمدﷺ بچّوں سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے- یہ وہ زمانہ تھا کہ جب بچّیوں کو قتل کرنے کا مکروہ اور

Downloaded From Tajassus.com

گھناؤنا فعل، دنیابھر میں جاری تھا۔ آپؐ نے اس کی سختی سے مذمت فرماتے ہوئے اسے’’ گناہِ کبیرہ‘‘ قرار دیا۔ ایک دن ایک شخص حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ’’یارسول اللہؐ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟‘‘ آپؐ نے فرمایا کہ ’’اپنے والدین کے ساتھ۔‘‘ اس نے کہا ’’وہ تو فوت ہو چکے ہیں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’تو پھر اپنی اولاد کے ساتھ کرو، کیوں کہ جس طرح ماں باپ کے حقوق ہیں، اسی طرح اولاد کے بھی حقوق ہیں۔‘‘ دنیا کے دیگر مذاہب، والدین کے حقوق کی بات تو کرتے ہیں، لیکن اولاد کے حقوق پر کوئی بات نہیں کرتا۔ اسلام ہی وہ عالم گیرمذ ہب ہے کہ جس نے اولاد کے حقوق کو بڑی صراحت و وضاحت سے بیان کیا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کو والدین، خاندان، قوم اور ملّت کے لیے نہایت اہم قرار دیا ہے۔

نیک اولاد کے حصول کے لیے دعا:والدین کا فرض ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے نیک اولاد کے حصول کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ’’رحمٰن کے بندے وہ ہیں، جو یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ ’’اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔‘‘ (الفرقان-74:25)۔ مذکورہ آیتِ مبارکہ میں حصولِ اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ سے التجا کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبروں نے بھی اللہ سے دعائیں کیں، جو بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوئیں اور انہیں اولاد کی نعمت سے نوازا گیا۔

اولاد کی جان کا تحفظ:ہربچّہ انسانی فطری تقاضوں کے تحت دنیا میں آتا ہے۔ اولاد کے سلسلۂ حیات کو منقطع کرنا یا مصنوعی طریقوں سے اسے روکنے کا کسی کو بھی حق ہے، نہ اجازت۔ زمانۂ قدیم میں دیوتائوں کی بھینٹ چڑھا کر اولاد کو مار ڈالنا ایک عام سی بات تھی، جب کہ اسلام سے قبل عرب معاشرے میں بچّیوں کو زندہ دفن کر دینا بھی معمول تھا، لیکن شریعتِ اسلامی نے اولاد کو قتل کرنے کے تمام طریقوں کی سختی سے ممانعت کی اور ایسے والدین کو قتل کا مرتکب ٹھہرا کر دنیا میں بدترین سزا اور آخرت میں سخت عذاب کی وعید سنائی۔ قرآن کریم میں سورۂ انعام کی آیت137میں اللہ نے ایسے لوگوں کو شیطان کا پیروکار قرار دیا، جو اپنی اولاد کو بُتوں کے نام پر بے دردی سے ذبح کر دیتے تھے۔ اسی سورۂ مبارکہ میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، ’’بے شک، وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں، جنہوں نے اپنی اولاد کو محض براہِ حماقت، بلا کسی سند قتل کر ڈالا اور جو رزق انہیں دیا تھا، اللہ پر افترا باندھ کر اسے اپنے اوپر حرام ٹھہرا لیا۔ بے شک، وہ گم راہی میں پڑگئے اور کبھی ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔‘‘ سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ’’اپنی اولاد کو مفلسی کے اندیشے سے قتل نہ کرو، ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی اور یقیناً ان کا قتل، گناہِ کبیرہ ہے۔‘‘

Downloaded From Tajassus.com

اولاد کی پیدایش پر اظہارِ تشکّر:کسی بھی خاندان میں بچّے کی پیدایش باعثِ برکت ہوتی ہے۔ اولاد کا ہونا، خاندان کے لیے خوش بختی تصوّر کیا جاتا ہے۔ اولاد جیسی بے کراں نعمت کا دنیا میں آنا، اہلِ خانہ کے لیے نہایت خوشی اورمسّرت کا باعث ہوتا ہے۔ والدین کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نےانہیں اولاد جیسی نعمت سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اولاد کی برکت سے رزق میں اضافہ اور والدین کو اجرِ عظیم عطا فرماتا ہے، خاص طور پر ماں کو، جو ایک صبرآزما، مشکل ترین اور تکلیف دہ مرحلے سے گزر کر بچّے کو جنم دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ ’’یہ مال اور یہ اولاد تو دنیاوی زندگی کی (رونق) آرایش ہیں۔‘‘ (سورۃ الکہف-46:18)۔ لہٰذا بچّے کی پیدایش پر اس کے والدین کو مبارک باد دیتے ہوئے بچّے کے نیک و صالح ہونے اور اس کی صحت و درازئ عمر کی دعا کرنی چاہیے۔

نومولودکےکان میں اذان دینا:اولاد کی پیدایش کے بعد اس کا پہلا حق یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان دی جائے، تاکہ بچہ اللہ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کے نام اور شہادتِ توحید و رسالت سے آشنا ہو اوریہ محسوس کر سکے کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ’’جس کے گھر میں بچّہ پیدا ہو، تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے۔ اس طرح وہ بچّہ امّ الصبیان بیماری سے محفوظ رہے گا۔‘‘ (بیہقی)۔

بچّے کی پیدایش پر تحنیک:بچّے کے کان میں اذان دینے کے بعد اس کے منہ میں میٹھی چیز ڈالنا تحنیک کہلاتا ہے۔ یہ ہمارے پیارے نبیؐ کی بہت خوب صورت سنّت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب نومولود بچّہ لایاجاتا، تو آپؐ اس کے لیے دعائے خیر فرماتے اور اس کی تحنیک کیا کرتے۔ (مسلم)۔تحنیک کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھجور چبا کر نومولود کے منہ میں انگلی کے ساتھ تالو پر لگا دی جائے، لیکن اگر کھجور موجود نہ ہو، تو کسی بھی میٹھی چیز یعنی شہد، چینی یا جنم گھٹّی سے بھی تحنیک کی جا سکتی ہے۔ حضرت اسماءؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب عبداللہ بن زبیرؓ پیدا ہوئے، تو حضورؐ نے انہیں گود میں لیا، پھر خُرما منگوا کر اسے چبایا، اپنا لعاب دہن بچّے کے مُنہ میں ڈالا اور خُرما تالو میں مَلا پھر خیر و برکت کی دُعا دی۔ خاندان کے بزرگوں سے تحنیک کرانا مسنون عمل ہے۔

بچّے کا سر منڈوانا اور نام رکھنا:حضرت یحییٰ بن بکیر حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریمؐ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی پیدایش کے ساتویں دن ان کا سر منڈوانے کا حکم دیا، چناں چہ ان کا سر منڈوا دیا گیا اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کی گئی۔ لہٰذا بچّے کی پیدایش کے ساتویں دن اس کے بال منڈوا دینے چاہئیں۔ آج کے

Downloaded From Tajassus.com

جدید دور میں طبّی ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بچّوں کے سر منڈوانے کا یہ اقدام نومولود بچّوں کی صحت کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس سے بچّوں کی نگاہ، سماعت اور سونگھنے کی قوّت میں اضافہ ہوتا ہے، دماغی صلاحیت بہتر ہوتی ہے، جب کہ بچّوں کے بالوں کے برابر چاندی کا صدقہ، غریب، غرباء اور حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرنے کا باعث بنتا ہے۔ بچّوں کے نام رکھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ان کے معنی اچھے اور مثبت ہوں، نام کے اوصاف کا انسان کی شخصیت پر اثر پڑتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّت کو تاکید فرمائی کہ ’’اپنے بچّوں کے اچھے نام رکھو۔‘‘

تعلیم و تربیت:اولاد کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود، جب کہ باپ کا وجود، درس و تدریس کا پہلا ستون ہے،ان ہی کی ہدایت، رہنمائی، شفقت اور محبت کی چھتری تلے مکمل دینی ماحول کی فضا میں نوخیزنسل کے رجحانات، مزاج اور شخصیت کی تکمیل کے ابتدائی مراحل طے ہوتے ہیں۔ بعد ازاں، ان ہی بنیادوں پر ان کی شخصیت کی عمارت مکمل ہوکر ایک باشعور، باوقار انسان کا وجود عمل میں آتا ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق، بچّے کی زندگی کے ابتدائی سات برس اس کی شخصیت کی تکمیل میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ اس کی شخصی عمارت کی بنیادوں کی تکمیل کا وقت ہوتا ہے، اسی لیے اس دورانیے کو بچّوں کے لیے سب سے اہم وقت قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ’’تمہاری اولاد جب سات سال کی ہوجائے، تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کی ہوجائے، تو سختی کرکے نماز پڑھائو۔‘‘ (مسندِاحمد،ابو دائود، حاکم)۔ حضرت سعید بن العا صؓبیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ’’کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسنِ ادب سے بہتر تحفہ نہیں دیا۔‘‘ (ترمذی) یعنی باپ کی طرف سے اولاد کے لیے سب سے عمدہ تحفہ، اچھی تربیت، اعلیٰ اخلاق، شائستگی اور عمدہ سیرت ہے۔ اولاد کا یہ حق ہے کہ اس کے والدین اسے دینی علم اور دنیاوی علم و فن یعنی دونوں طرح کی تعلیم کے مواقع فراہم کریں۔ دینی علم کے ساتھ دنیاوی علم و فن اس کی دنیاوی زندگی کو بہتر طریقے سے گزارنے میں معاون و مددگار ثابت ہوگا۔بچّے کی بہترین تربیت کے سلسلے میں ایک بات والدین کے ذہن میں ہمیشہ رہنی چاہیے کہ بچّے کو اچھا بنانے کے لیے پہلے خود کو اچھا بنائیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ خود تو بری عادتوں میں مبتلا ہیں، جنھیںبچہ دیکھ اور سن بھی رہا ہے اور آپ یہ توقع کریں کہ میرا بچّہ اچھا انسان بن جائے، لہٰذا ضروری ہے کہ والدین پہلے خود اچھے انسان بنیں۔ عمدہ تعلیم و تربیت سے آراستہ نیک اولاد،د زندگی میں والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور موت کے بعد بخشش کا ذریعہ بنتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور عمدہ گھریلو تربیت، نہ صرف انسانی زندگی کو سنوارتی، نکھارتی،والدین اور خاندان کے وقار کو بلند کرتی،بلکہ معاشرے میں نیک نامی کا باعث بھی بنتی ہے۔

Downloaded From Tajassus.com

اولاد سے شفقت و محبت:اولاد کا والدین پر یہ حق ہے کہ وہ اس کے ساتھ شفقت و محبت کا رویہ رکھیں-بلاشبہ، والدین کے لیے اولاد سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، یہی ان کی امیدوں کا مرکز، ان کی زندگی بھر کی پونجی، ان کے بڑھاپے کا سہارا اور بعد از وفات دعائے مغفرت و استغفار، صدقات، خیرات اور بخششوں کے تحفوں کا ذریعہ ہوتے ہیں- بچپن میں اولاد کو قدم قدم پر والدین کے سہارے اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، ایسے میں والدین کا پیار و محبت سے لبریز شفقت بھرا برتاؤ، بچّوں میں مثبت ذہنی سوچ کے پروان چڑھنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بچّوں کے پاس سے گزرتے، تو ان کے سامنے خوشی و مسرّت کا اظہار کرتے اور انہیں سلام کرتے- (بخاری، مسلم)-آپؐ نے فرمایا کہ ’’وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا حق نہ پہچانے-‘‘ (ترمذی، مسندِاحمد)-حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’حضرت اقرع بن حابسؓ نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسنؓ کو شفقت سے چوم رہے ہیں- حضرت اقرعؓ نے کہا کہ میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی کبھی نہیں چوما- اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ جو دوسروں کے ساتھ رحم کا برتاؤ نہیں کرتا، اس کے ساتھ بھی رحم کا معاملہ نہیں کیا جاتا-‘‘ (بخاری، مسلم)-امّ المومنین، حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ’’ کچھ لوگ، رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اورپوچھا کہ ’’کیا آپؐ بچّوں کو چومتے ہیں؟‘‘ حضورؐ نے فرمایا کہ ’’ہاں-‘‘ انہوں نے کہا کہ ’’خدا کی قسم ہم تو نہیں چومتے-‘‘ اس پر حضورؐ نے فرمایا ’’اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہو، تو میں کیا کر سکتا ہوں-‘‘(بخاری، مسلم)-امّ المومنین، حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ’’جگرِگوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت فاطمۃ الزہراؓ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں، تو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے، ان کی پیشانی کا بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے- اسی طرح جب حضورؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لے جاتے، تو وہ آپ کے لیے کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں، آپ کا استقبال کرتیں، ادب و احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جگہ بٹھاتیں-‘‘ (بخاری، مسلم)-اولاد پر شفقت و محبت اور پیار کے بیش بہا خزینوں کو نچھاور کرنے کے باوجود والدین کی ذمّے داری ہے کہ بے جا لاڈ پیار اور ہر جائز و ناجائز فرمائش اور بات بے بات پر ضد اور لایعنی خواہشات پوری کرنے سے اجتناب برتیں- بہترین تربیتی مراحل میں میانہ روی قائم رکھنا نہایت ضروری ہے- اس مرحلے میں والدین کی ذمّے داری ہے کہ وہ بچّوں اور خصوصاً لڑکوں کی سرگرمیوں اوران کے دوستوں سے تعلقات پر گہری نظر رکھیں-

Downloaded From Tajassus.com

اولاد کے درمیان عدل و انصاف: والدین کے لیے یہ بات قطعی مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان تفریق کریں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات سخت ناپسند تھی کہ بیٹیوں کے مقابلے میں بیٹوںکے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ''اے لوگو! اپنی اولاد کے ساتھ انصاف کرو۔'' آپؐ نے اولاد کے درمیان عدم مساوات کو سخت ناپسند کیا اور اس کی حوصلہ شکنی فرمائی۔ ایک اور جگہ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے کچھ حصّہ میرے نام ہبہ کر دیا، اس پر میری ماں نے کہا کہ مَیں اس پر اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی، جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہبہ پر گواہ نہ بنا لیں۔ میرے والد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے،تو حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تمام اولادکو اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ ''خدا سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔'' پس میرے والد لوٹ آئے اور اپنا ہبہ واپس لے لیا۔'' (صحیح مسلم)۔

حقِ وراثت:شریعت نے ترکے کی وراثت میں تمام اولاد کو حصّے دار بنایا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بڑے واضح احکامات فرما کر ہر ایک کا حصّہ مقرر کرتے ہوئے تاکید فرما دی ہے کہ اس پر عمل کرنا تم پر فرض ہے اور اگر اس میں کوتاہی کرو گے، تو گناہ کے مرتکب ہو گے۔ دنیا کے اکثر مذاہب نے لڑکی کو باپ کے ترکے سے محروم رکھا ہے، جب کہ بعض اقوام و مذاہب نے صرف بڑے لڑکے ہی کو وَرثہ کا حق دار قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس اسلام نے سب بچّوں کو ترکے کا حق دار بنایا ہے۔ شریعتِ اسلامی نے کسی بھی شخص کو اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے مال کے 3/1 حصّےسے زیادہ کی وصیت کرے۔ اسی طرح اللہ کے رسولؐ نے اپنے سارے ترکے کو خدا کی راہ میں دینے کی وصیّت سے بھی منع فرمایا ،البتہ اپنے مال کے تیسرے حصّے کی وصیّت کی جاسکتی ہے۔ حضرت عامر بن سعدؓ بیا ن کرتے ہیں کہ'' ایک روزمیں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، میرے پاس جو مال ہے، کیا میں اسے (خدا کی راہ میں) وصیّت کر دوں؟آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، (ایسا نہ کرو)۔ میں نے عرض کیا پھر نصف مال کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا، تیسرے حصّےکی وصیّت کردوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں، تیسرے حصّے کی وصیّت کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جانا، اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست چھوڑا جائے، اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔'' (بخاری)۔

اولاد کے لیے دعا:اولاد کا ایک حق یہ بھی ہے کہ والدین ان کے لیے دعا کرتے رہیں۔ والدین کی دعائیں اولاد کے لیے تیربہ ہدف ہوتی ہیں، جو ان کی درازئ عمر، صحت وتن درستی، ترقی و

Downloaded From Tajassus.com

کامرانی، کشادگیِ رزق اور سلامتی کا باعث بنتی ہیں۔ جو اپنی بیوی، بچّوں کے لیے دعائے خیر کرتے رہتے ہیں، ان کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نےقرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ’’اور (جنّت کے مستحق وہ بھی ہیں) جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار، ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما۔‘‘ (سورۃالفرقان۔ 74:25)۔والدین کی دعائیں، بچّوں کے سَروں پر سایہ فگن رہیں، تو ان کے دین و دنیا سدھارنے اور راہِ راست پر لانے کا باعث بنتی ہیں۔ انہیں ہر طرح کے دنیاوی سرد و گرم سے محفوظ رکھتی ہیں۔

اولاد کے حقوق …۔ چند ہدایات

٭ بچّے کی ولادت پر شکر کا اظہار کریں اور حسبِ استطاعت صدقہ، خیرات کریں۔٭ لڑکا، اللہ کی نعمت اور لڑکی، اللہ کی رحمت ہے، دونوں میں سے جو بھی ہو، اس پر خوشی کا اظہار کریں۔٭ نام رکھتے وقت خیال رکھیں کہ اچھے معنی والا نام ہو۔ بچّے کی شخصیت پر ناموں کا گہرا اثر پڑتا ہے۔٭ بچّے کو دو سال تک ماں کا دودھ پلانا بچّے اور ماں دونوں کے لیے بہتر ہے۔٭ اولاد کی کفالت کی تمام تر ذمّے داری باپ کی ہے، لہٰذا پرورش کے کُل اخراجات اور ضروریات کو پورا کرنا باپ کے فرائض میں شامل ہے۔٭ والدین کی ذمّے داری ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اولاد کی اعلیٰ پرورش اور بہترین تعلیم و تربیت کے انتظامات کریں۔٭ اولاد کو باادب اور فرماں بردار بنانے کے لیے ان کی دینی اور اخلاقی تربیت پر شروع ہی سے خصوصی توجہ دیں۔٭ بارہ سال کی عمر میں بچّوں کا بستر الگ کرکے انہیں الگ سلانا شروع کریں۔٭ بچّوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق سخاوت و فیّاضی سے خرچ کریں۔٭ بچّوں کے ساتھ پیار و محبت، شفقت و ہم دردی کا معاملہ کریں اور ان کے مسائل کو حل کرنے میں ان کی مدد کریں۔ ٭لڑکیاں معصوم ہوتی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا ’’جس نے ایک لڑکی کی پرورش کر لی، اس پر جنّت واجب ہو گئی۔‘‘ اس لیے لڑکے کو لڑکی پر ترجیح دینا اسلام میں ناپسندیدہ فعل ہے، ایسے والدین کی روزِ قیامت پکڑ ہو گی۔٭ وراثت میں مساویانہ سلوک نہ کرنا یا لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا یا کسی کو کم کسی کو زیادہ دینا سخت گناہ ہے۔٭ اولاد کی غلطیوں، کوتاہیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے ان کی اصلاح کریں، نہ مانیں تو سرزنش کریں اور پھر انہیں معاف بھی کر دیں۔٭ حد سے زیادہ لاڈ پیار بچّوں کو خودسر، ضدی بنا دیتا ہے، اس لیے ناجائز فرمائشیں پوری کرنے سے گریز کریں۔٭ بہتر اور مناسب جگہ بچّوں کی شادیاں کریں، بلاوجہ تاخیر سے گریز کریں۔٭ بچّوں کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کرتے رہا کریں۔

Downloaded From Tajassus.com